بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ... عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

# الفضل

قادیان

یوم پنجشنبہ

| جلد [illegible] | ۲۰ ماہ تبوک ۱۳۲۵ ہش | ۲۳ شوال ۱۳۶۵ھ | ۲۰ ستمبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۲۰ |
|---|---|---|---|---|


## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۸½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ آج حضور بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار، سر درد اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے جو ایک ماہ کی رخصت پر گئے ہوئے تھے نظارت امور عامہ کا چارج لے لیا ہے۔

تعلیم الاسلام کالج موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ۲۱ ستمبر کو ۸½ بجے صبح کھل جائیگا۔

## اچھوت ادھار اور ہندو

اس شخص کی عقل و سمجھ قابل رحم ہے جو یہ سمجھتا ہے۔ کہ ہندو واقعی اچھوتوں کا ادھار چاہتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو اچھوت پن کی لعنت آج سے بہت پہلے ہندوستان سے دور ہو چکی ہوتی۔ گو زبانوں پر اس کا چرچا بہت ہے۔ شور بھی کافی کیا جاتا ہے۔ لیکن بات وہیں کی وہیں ہے۔ کتنا زمانہ گزر چکا۔ جب گاندھی جی نے اس تحریک کو بڑے زور کے ساتھ شروع کیا تھا۔ کہ چھوت چھات کو مٹا دیا جائے گا۔ جب ہندوؤں کے زور دینے پر اچھوت گاندھی جی کی جان بچانے کے لئے پونا پیکٹ پر رضا مند ہو گئے۔ جو در اصل ان کی سیاسی موت کا وارنٹ تھا۔ تو گاندھی جی نے انہیں پرچانے کے لئے یہاں تک کہا کہ اگر ہندوؤں نے اب بھی اچھوت پن کو دور نہ کیا۔ تو چھ ماہ کے بعد میں پھر مرن برت رکھونگا۔ اور بس اپنی جان ہی دے دونگا۔ پھر میں کسی شرط پر اس برت کو نہ توڑونگا۔ مگر نہ اچھوت پن ختم ہوا۔ اور نہ گاندھی جی نے برت رکھا گو آپ نے اچھوت ادھار فنڈ میں کروڑوں روپے جمع کئے۔ اور فراہمی زر کے لئے تمام ملک کا دورہ بھی کیا۔ اور یہ تحریک اس زور سے اٹھائی گئی کہ معلوم ہوتا تھا اچھوت پن اس طوفان کے سامنے خس و خاشاک کی طرح بہہ جائے گا۔ مگر نتیجہ آج بھی صفر ہے۔ اور معلوم نہیں اچھوتوں کے نام جو روپیہ جمع کیا گیا تھا۔ اس سے انہیں کہاں تک فائدہ پہنچا۔

در اصل بات یہ ہے کہ ہندوؤں کا یہ مقصد نہیں کہ یہ لوگ سینکڑوں سالوں کی مجلسی مصائب سے نجات پا جائیں۔ بلکہ وہ اچھوت ادھار کے نیک کام کو سیاسی مقاصد کے لئے ہتھکنڈے کے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ ان مواقع پر جب سیاسی حقوق کے فیصلہ کا سوال درپیش ہو۔ گاندھی جی کانگرسی لیڈر بلکہ تمام ہندو قوم اچھوتوں کے ادھار کے لئے بے قرار ہو جاتی ہے۔ اور ان کے ساتھ ہمدردی کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگتا ہے۔ مگر جب یہ موقعہ نکل جائے تو اچھوت ادھار بھی ختم ہو جاتا ہے۔ پونا پیکٹ کے بعد سے لے کر اب تک اچھوتوں کی بھلائی بہتری اور ان کو مجلسی حقوق دلوانے کے لئے جو کچھ عمل میں آیا۔ وہ سب کے سامنے ہے۔ مگر اس کے بعد جب پھر ایک بار ایسا نازک موقعہ آیا۔ کہ ہو سکتا تھا اچھوت ایک علیحدہ قوم قرار پا جائیں ہندوستان کے سیاسی مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے وزارتی مشن ہندوستان آیا۔ تو اچھوتوں کے کمزور مورچہ کی حفاظت کا نازک فرض پھر اس تجربہ کار اور جہاں دیدہ جرنیل کے سپرد ہوا۔ اور مہاتما جی نے پھر تمام دنیا سے موہنہ موڑ کر ہندوستان کے دار السلطنت میں بھنگیوں کی بستی میں ڈیرے ڈالدیئے۔ اور ان سے دم بھر کے لئے بھی جدائی ان کو گوارا نہ تھی۔ تمام بڑے بڑے کانگرسی لیڈر حتیٰ کہ وزارتی مشن کے ممبر بھی وہیں ان سے ملاقات کے لئے جاتے رہے۔ اور گاندھی جی نے اس خوبصورتی اور صفائی کے ساتھ یہ فرض ادا کیا۔ اور برطانوی وزرا پر ایسا اثر ڈالا۔ کہ اچھوتوں کی ہندوؤں سے علیحدگی اور ایک مستقل قوم کی حیثیت سے سیاسی اور مجلسی حقوق حاصل کرنے کا سوال قریباً قریباً ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔

چونکہ اچھوتوں کے ایک طبقہ میں ہندوؤں سے بیزاری کی ایک عام رو جاری ہے۔ اسلئے ہندو بھی ان کو دم دلاسا دیتے رہینگے۔ اور خالی خولی باتوں سے وقت گزارتے رہینگے لیکن یہ کبھی نہ ہوگا۔ کہ وہ انہیں ان کے حقوق حاصل کرنے میں مدد دیں۔ اور ان کو مجلسی و تمدنی لحاظ سے مساوات عطا کریں۔ اور در اصل جب تک منوسمرتی ایک مذہبی قانون کی حیثیت سے دنیا میں باقی ہے۔ اچھوتوں کو ہندوؤں سے کسی بھلائی کی امید ہرگز نہ رکھنی چاہیئے جس قوم کی مذہبی اور تاریخی روایات یہ ہوں۔ کہ اسکے اوتار اس بات کو بھی گوارا نہ کرتے تھے۔ کہ کوئی شودر اپنے پیدا کرنے والے کی بھگتی کرے۔ اور جنگل میں چھپ کر عبادت کرنے والے کو تیر سے ہلاک کر دینا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اس کے عوام میں شودروں کے متعلق جس قدر تعصب ہو سکتا ہے وہ ظاہر ہے۔

ہم نے پہلے بھی کہا ہے۔ اب پھر کہتے ہیں۔ اور آئندہ بھی کہتے رہینگے کہ اچھوتوں کو یہ بات دل سے نکال دینی چاہیئے کہ وہ موجودہ پوزیشن میں رہتے ہوئے اپنے حقوق حاصل کر سکیں گے۔ آئینی لحاظ سے اس کے امکانات ختم ہو چکے ہیں۔ اور ان کی حق رسی کا سوال اب [illegible] پیدا ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ اسلئے اس کی کوشش میں انہیں اپنا وقت فضول ضائع نہ کرنا چاہیئے۔ اور خواہ مخواہ قوت عمل اور سعی و جہد کو رائیگاں نہ گنوانا چاہیئے۔ ان کے لئے اب ایک اور صرف ایک ہی راستہ کھلا ہے کہ وہ اسلام کی آغوش محبت اور مساوات میں آجائیں۔ اور اس طرح نہ صرف یہ کہ اپنی روحانی تسکین اور اخروی نجات کا دروازہ اپنے اوپر کھول لیں بلکہ دنیوی لحاظ سے بھی اقوام عالم میں ایک ممتاز درجہ حاصل کر لیں۔ اسلام قبول کر لینے کے بعد وہ بغیر کسی جد و جہد کے وہ حقوق حاصل کر سکینگے۔ جو وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور یہ بات ہم کسی دنیوی غرض کے ماتحت نہیں بلکہ محض اچھوت [illegible] کی ہمدردی سے مجبور ہو کر


ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

# سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی

# مجلس علم و عرفان

قادیان ۱۷ اتبوک (ستمبر) آج سیدنا حضرت امیر المؤمنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بعد نماز مغرب مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم امور ارشاد فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

میں نے کچھ عرصہ قبل نصیحت کی تھی۔ کہ نماز بہت آہستگی اور وقار سے ادا کی جائے۔ اور اس کے بعد حسب سنت اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کی جائے۔ کچھ عرصہ تو اس پر عمل ہوا۔ مگر اب میں پھر دیکھتا ہوں۔ کہ آہستہ آہستہ اسے فراموش کیا جا رہا ہے۔ اور ابھی میں نے ایک رکعت ہی پڑھی ہوتی ہے۔ کہ نیچے سے آنیوالوں کے پاؤں کی گڑگڑ کی آواز آنی شروع ہو جاتی ہے۔ حالانکہ قرین قیاس یہ ہے۔ کہ وہ نماز میں پیچھے شامل ہوتے ہیں۔ اور پہلے اوپر آ جاتے ہیں۔ ان کے پہلے آجانے کے معنے یہ ہیں۔ کہ انہوں نے میری ایک رکعت کے اندر بقیہ نماز پوری کی۔ پھر دو سنتیں پڑھیں۔ ذکر بھی کیا اور پھر دوڑ کر اوپر آ گئے ہیں۔ اور اس طرح ایک اور حکم کی خلاف ورزی کی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں دوڑ کر شامل ہونے کی ممانعت فرمائی ہے۔ اور ایسی نماز جو جلدی جلدی پڑھی جائے۔ اسے حضور نے نماز ہی قرار نہیں دیا۔ چنانچہ ایک شخص جو جلدی نماز ادا کر رہا تھا۔ اور ارکان نماز کو پوری طرح ادا نہ کرتا تھا۔ حضور نے فرمایا۔ صل فانک لم تصل۔ کہ تیری یہ نماز نہیں ہوئی۔ اور بالآخر اسے بتایا۔ کہ ہر حرکت کو نہایت وقار اور آہستگی سے بجالائے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ نماز سنوار کر نہ پڑھی جائے۔ تو وہ نماز نہیں ہوتی۔ پھر یہ بھی نہایت افسوس کی بات ہے۔ کہ بعض لوگ ہماری مجلس میں آنے کے لئے نماز خراب کر دیتے ہیں۔ حالانکہ مجلس تو ہماری صحبت ہے۔ اور نماز اللہ تعالےٰ کی صحبت ہے۔ کتنا ہی بے نصیب وہ شخص ہے۔ جو ادنیٰ چیز کی خاطر اعلیٰ چیز کو چھوڑ دیتا ہے۔

اور کیا یہ بے حرمتی نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مجلس سے بھاگ کر ہماری مجلس میں آیا جائے۔

پھر یہ بھی بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ ایک چیز کی جب اہمیت واضح کر دی جائے۔ اور تاکید بھی کر دی جائے۔ تو پھر کیوں اسے فراموش کیا جائے۔ پس ایسی نماز محض دکھاوے کی نماز ہے۔ اور ذلت و رسوائی کا موجب ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا باعث۔

اللہ تعالےٰ کے فضل اور خوشنودی کو وہی عبادت جذب کر سکتی ہے۔ جو خشوع و خضوع اور اطمینان سے بجالائی جائے۔ بے شک یہ حکم ہے۔ کہ جماعت کے وقت لمبی لمبی نمازیں نہ پڑھاؤ۔ مگر انفرادی طور پر تو اس حکم کا اطلاق نہیں ہے۔ بلکہ ان نمازوں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت یہ ہے کہ آپ رات کو اتنی دیر کھڑے رہتے۔ کہ آپ کے پاؤں سوجھ جاتے۔ اور تقریباً تین گھنٹوں میں آپ نماز تہجد ادا کرتے تھے۔ نماز کے لئے بھاگ کر آنا شوق پر دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ نماز کی بے حرمتی پر دلالت کرتا ہے۔ چاہیئے۔ کہ نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ کے مطابق تسبیح و تحمید کی جائے۔ کیا آپ اس قدر واضح بات کو نہیں سمجھ سکتے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو تسبیح و تحمید کی ضرورت تھی۔ اور آپ کو ضرورت نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آہستہ آہستہ نماز پڑھنے کی ضرورت تھی۔ اور آپ کو نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وقار کے ساتھ مسجد میں آنے کی ضرورت تھی۔ اور آپ کو نہیں۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ کے فضل کو جس قدر وہ جذب کر چکے تھے۔ ہمیں اس کے لئے ہزارہا گنا زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔

اس کے بعد حضور نے ان اصحاب کو جو حضور کے سابقہ ارشاد کی تعمیل میں بالالتزام ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار الحمد للہ پڑھتے رہے تھے۔ کھڑے ہونے کا ارشاد فرمایا۔ مگر یہ تعداد کم تھی۔ پھر حضور نے روزانہ بارہ دفعہ درود شریف اور تسبیح کا التزام رکھنے والوں کو کھڑے ہونے کا ارشاد فرمایا۔ مگر ان کی تعداد بھی کم تھی۔ جس پر حضور نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ وہ ذات جس کے فضلوں کے نیچے ہم دبے ہوئے ہیں۔ اور جس کے احسانوں کی وجہ سے ہم گردنیں نہیں اٹھا سکتے۔ اس کے احسانوں اور فضلوں کا ادنیٰ ترین بدلہ بھی ہم درود اور تحمید کی صورت میں پیش نہ کریں۔ تو کس قدر افسوس اور ندامت کا مقام ہے۔

حضور نے فرمایا۔ جس طرح ہماری جسمانی زندگی کے برقرار رکھنے کے لئے مادی غذا ضروری ہے۔ اسی طرح ہماری روح کو بھی قائم رکھنے کے لئے روحانی غذا کی ضرورت ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ تسبیح و تحمید اور اللہ تعالےٰ کے ذکر کے بغیر وہ کھانا انگ ہی نہیں لگتا۔ اور اس سے جسم کا نشوونما نہیں ہوتا۔ اس فلسفہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سورہ المومنون کی تفسیر میں براہین احمدیہ حصہ پنجم میں بیان فرمایا ہے۔ کہ ہماری روح ہمارے جسم ہی سے بنتی ہے۔ اور یہی وہ مسئلہ ہے۔ جو تمام تصوف کی جڑھ اور بنیاد ہے۔ اگر اسکی تشریح کی جائے۔ تو ہزاروں تصوف کی کتابیں اس پر قربان ہو سکتی ہیں۔ ایسی غذا جس کے ساتھ تسبیح و تحمید کی جائے۔ وہ صرف جسمانی غذا نہ رہیگی بلکہ روحانی غذا ہو جائے گی۔ جس طرح شربت کے مختلف اجزاء جسم کے مختلف حصوں کی پرورش کرتے ہیں۔ مثلاً پانی معدے کی صفائی کا کام کرتا ہے۔ اور میٹھا تقویت کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ غذا جس کے ساتھ تسبیح و تحمید کی آمیزش ہوگی۔ اس میں غذا تو معدہ میں جا کر جسم کی پرورش کرتی ہے۔ اور تسبیح و تحمید اسکی روح بن جاتی ہے۔ یا اسکی روحانیت کو بڑھا دیتی ہے۔

ایک انسان اللہ تعالےٰ کی گوناگوں نعمتوں کے باعث اس کے شکر اور حمد بجا لانے پر مجبور ہوتا ہے۔ ہمیں حیرت ہوتی ہے۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کو ہمارے لئے مسخر کر دیا ہے۔ اور دنیا کی ہر قسم کی نعمتیں ہمارے لئے مہیا کر دی ہیں۔ ان کا بدلہ ہم صرف شکریہ کے طور پر ہی بجا لا سکتے ہیں۔ لیکن بڑے افسوس کی بات ہے۔ اگر ہم یہ بھی نہ کریں۔

اذان کے بعد حضور نے فرمایا۔ میں یہ بیان کر رہا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔ کہ غذا ہی اصل چیز ہے۔ جس سے روح بنتی ہے۔ اور اصلاح کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ منبع کی اصلاح کی جائے۔ حلال رزق کھایا جائے۔ اور حلال مال ہی پر زندگی بسر کی جائے۔ جس طرح دنیا میں حلال رزق حاصل کرنے کے لئے قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ اسی طرح ضروری ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جو اصل رازق ہے کے رزق کی بھی قیمت ادا کی جائے۔ اور اسکی قیمت یہ ہے۔ کہ اسکی تسبیح و تحمید کی جائے۔ کھانے کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کیا جائے۔

## سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر "نور" کی خدمات

سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر "نور" قادیان عرصہ دراز سے اسلام اور احمدیت کی قلمی خدمت کر رہے ہیں۔ متعدد کتب اور ٹریکٹ وغیرہ گورمکھی اور ہندی زبان میں شائع کر کے ہندوؤں اور سکھوں کو احمدیت کی صحیح تعلیم سے روشناس کر چکے ہیں۔ پچھلے دنوں قرآن کریم کے ہندی اور گورمکھی تراجم شائع کر کے آپ نے ایک شاندار خدمت سرانجام دی ہے۔ چنانچہ آپ کی ان خدمات کو مسلمانوں کے علاوہ ہندو اور سکھ اصحاب بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پس احباب کا فرض ہے کہ ان کے ساتھ تعاون کر کے اس خدمت کو جاری [illegible]

# سرزمین ہسپانیہ میں اشاعت اسلام

## ایک روسی نوجوان کی جماعت احمدیہ میں شمولیت

### حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی قبولیت دُعا اسلام کی صداقت کا ثبوت ہے

احباب مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر کا حسب ذیل مراسلہ پورے شوق سے پڑھیں گے۔ جس میں یہ خوشخبری دی گئی ہے۔ کہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل اور حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی توجہ اور کوشش سے سپین کی سرزمین میں جو اسلامی نقطۂ نگاہ سے بہت اہم ہے۔ کئی سو سالوں کے بعد اسلام دوبارہ داخل ہو رہا ہے۔ سب سے پہلے اللہ تعالےٰ نے ایک روسی نوجوان کو یہ سعادت نصیب کی ہے۔ کہ وہ داخل احمدیت ہو۔ (ایڈیٹر)

مکرم ظفر صاحب لکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ سے اطلاع پا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کامیابی کا اعلان دنیا بھر میں اس وقت شائع فرمایا جب آپ اکیلے تھے۔ ادھر آپ نے مامور ہونے کا دعوےٰ فرمایا ادھر چاروں طرف مخالفت کا طوفان اٹھا۔ کوتاہ فہم، روحانیت سے عاری، بد اندیش دشمن نے پورا زور لگایا۔ اور قبل اس کے کہ خدا تعالےٰ کے ہاتھ سے بویا ہوا بیج اپنی کونپلیں نکالے، اسکو برباد کرنا چاہا۔ اپنی مخالفانہ کارروائیوں میں ہر قوم نے کوئی تدبیر بھی نہ چھوڑی۔ لیکن باوجود معاندانہ کارروائیوں اور مخالفانہ کوششوں کے وہ روشنی پھیلنی شروع ہوئی۔ پہلے چند لوگوں نے اسے قبول کیا۔ اس نور کی شعائیں پنجاب سے باہر نکل کر ہندوستان کے دوسرے حصوں کو منور کرنا شروع کیا۔ اور پھر فارس افغانستان وممالک عرب وغیرہ میں حضور کی زندگی میں احمدیت کی شاخیں پھیل چکی تھیں۔ حضور کی زندگی میں امریکہ انگلستان وغیرہ سے بھی چند افراد کے قبول اسلام کے خطوط آئے۔ اور حضور نے اسے بڑی کامیابی قرار دیا۔ پھر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے زمانہ میں انگلستان امریکہ۔ مشرقی افریقہ۔ مغربی افریقہ۔ جنوبی امریکہ۔ جاوا۔ سماٹرا۔ ملایا۔ چین۔ جاپان میں احمدیت پھیل گئی۔ اور اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ شاخیں سپین۔ اٹلی۔ سسلی۔ فرانس۔ جرمنی۔ ہالینڈ وغیرہ میں بھی پھیل رہی ہیں۔ روحانی پیاسے گمراہی وضلالت کی گرم ہواؤں سے جھلسے ہوئے لوگ احمدیت کی ٹھنڈی چھاؤں میں جمع ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ چنانچہ آج ایک روسی نوجوان کا اسلام قبول کرنا یقیناً سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کے مثیل سیدنا حضرت المصلح الموعود کی صداقت کی دلیل ہے۔

یہ سعید نوجوان ملک روس کا اصل باشندہ ہے۔ اس کا باپ زار کے زمانہ میں جنرل سٹاف میں کمانڈنٹ کے عہدہ پر مامور تھا۔ یہ نوجوان خارکوف میں پیدا ہوا۔ انقلاب روس کے بعد اس کے باپ کو روس سے بھاگ کر جان بچانی پڑی۔ اور ا[illegible]تھونیا میں چلے گئے۔ جو آزاد ریاست تھی۔ پھر جلد ہی وہاں سے جنوبی امریکہ آ گئے۔ اور اس نوجوان نے ارجنٹائن میں تعلیم حاصل کی۔ اور وہاں چونکہ ہسپانوی زبان بولی جاتی ہے۔ اور انگریزی بھی۔ اس لئے دونوں زبانیں وہاں سیکھیں۔ ۱۹۳۶ء میں اتھونیا واپس آیا۔ کیونکہ اس کو اس ملک کے حقوق شہریت حاصل تھے۔ اتھونیا پر جب روس کا قبضہ جرمنی سے معاہدہ ہو جانے پر ہو گیا۔ تو اس کا وہاں ٹھہرنا ناممکن ہو گیا۔ چنانچہ سپینش زبان جاننے کی وجہ سے سپینش محکمہ اطلاعات میں جرمنی میں ملازم ہو گیا۔ بعد میں ایک کرنیل کی مدد سے ۱۹۴۴ء میں سپین آ گیا۔ ہم جس روز لنڈن سے روانہ ہونے۔ تو وکٹوریہ سٹیشن پر خاکسار نے نہایت الحاح سے دعا کی۔ کہ اے مولا کریم اپنے گناہوں اور کمزوریوں کا مجھے اعتراف ہے۔ مگر ان کو نظر انداز کرتے ہوئے سیدنا حضرت المصلح الموعود کی قوت قدسیہ کے طفیل ہی ایسا نشان دکھا کہ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء کا نشان پورا ہو۔ چنانچہ تھامس کُک ایجنسی نے اس نوجوان کو ہمارے ساتھ کر دیا کہ ہمیں کوئی نہایت سستی سی رہائش کی جگہ تلاش کر دے۔ یہ ملک بیکاری کے لحاظ سے بالکل ہندوستان کے مشابہ ہے۔ باوجود اسکے کہ نوجوان ہر لحاظ سے قابل ہے۔ ٹائپ، شارٹ ہینڈ اور اس کے علاوہ پانچ چھ زبانیں جانتا ہے۔ لیکن عرصہ سے باوجود انتہائی کوشش کے بیکار تھا۔ اور اسے اسی روز ہی ملازمت اس ایجنسی میں بطور ترجمان ملی تھی۔ اور اس کا پہلا کام ہمارے ساتھ ہی شروع ہوا۔ یہ بعض مشکلات میں تھا۔ جس ہمدردی اور حسن سلوک سے بوجہ اجنبی ہونے کے یہ ہمارے ساتھ پیش آیا۔ اس سے متاثر ہو کر خاکسار نے فوراً حضرت اقدس المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ کی خدمت میں خصوصیت سے بزرگانہ طور پر دُعا کے لئے درخواست کی۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس کی مشکلات دور ہو گئیں۔ اور حضور کی دعاؤں کی قبولیت کو دیکھ کر اس نے اسلام قبول کر لیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

یہ احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ طور پر گزارش کرتا ہوں۔ کہ موجودہ تہذیب یورپ کے لئے جہنم بن گئی ہے۔ یہ لوگ سخت مصیبت اور دکھوں میں مبتلا ہیں۔ اور اس کا اقرار ان کی زبانوں پر ہے۔ وہ اس لعنت سے چھٹکارا چاہتے ہیں۔ یورپ کا ایک ملک نہیں انگلستان فرانس۔ لکسمبرگ۔ سپین۔ اٹلی اور اس طرح دوسرے ممالک روحانی پانی کے ذریعہ روحانی پیاس بجھانا چاہتے ہیں۔ شراب کی کثرت۔ عورتوں کی آزادی۔ سور کا استعمال۔ سود کے تباہ کن نتائج ان کے گلے میں لعنت کے طوق کی طرح ہیں۔ جہاں کیتھولک پادریوں کی سخت گرفت ڈھیلی ہوتی ہے۔ یہ لوگ صلیب کو توڑ پھینکتے ہیں۔ اور چونکہ صحیح راہ نمائی کرنے والا کوئی نہیں۔ خدا تعالےٰ کے ہی منکر ہو جاتے ہیں۔ مگر خاکسار آپ کو یقین دلاتا ہے کہ ان کے اندرونی حالات سے صاف نظر آ رہا ہے۔ کہ یہ لوگ اپنے موجودہ عقائد اور تہذیب کو ترک کرنے والے ہیں۔ صرف چند ایک مشکلات احمدیت کی ترقی میں حائل ہیں۔ ان کے دور ہونے پر خدا نے چاہا۔ تو یہ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ادا کرنے کی توفیق دے۔ عقلمند وہ ہے۔ جو وقت سے پہلے ہوشیار اور بیدار ہو جائے۔ ورنہ ہم کو حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کا الہام ہر وقت یاد رکھنا چاہیئے "روز جزا قریب ہے اور راہ بعید ہے"۔ اللہ تعالےٰ ہمیں موقعہ کی نزاکت سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین

## تبلیغ کا ایک عمدہ موقع

از مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب (مہر سنگھ) بی اے قادیان

ہر سال ماہ ستمبر میں پنجاب کی ہر تحصیل میں پٹواریوں کا اجتماع ہوتا ہے جہاں ہزاروں دیہات کے پٹواری صاحبان جمعبندیوں کا گوشوارہ تیار کرتے ہیں۔ مبلغین سلسلہ نیز دوسرے دوست جو تبلیغ کا احساس اور فرض شناسی کو جزو ایمان سمجھتے ہیں۔ ان دنوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پٹواریوں کو جس طرح بھی ممکن ہو تبلیغ کرتے رہیں۔ اور پٹواریوں کا اثر لکھوکھا آدمیوں پر ہوا کرتا ہے۔ چونکہ پٹواری ستمبر میں آپ کے نواح میں بطور مسافر اور مہمان کے تحصیلوں اور ذیل گھروں میں ہوا کرتے ہیں۔ اگر انکی خدمت بطور مسافر اور مہمان کے کی جائے۔ اور ان کی وقتی معمولی ضرورت کو پورا کیا جاوے۔ تو موجب ثواب ہو گا۔ [illegible] ہے کہ جس گھر میں مہمان کا نزول ہو۔ وہاں رحمت

# بائیبل ایک متروک کتاب ہے

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی - اے مجاہد لنڈن)

**(۱)**

عیسائیت کی ناکامی اب اظہر من الشمس ہو گئی ہے۔ یہ صرف غیر جانبدار مبصرین ہی کی رائے نہیں بلکہ خود عیسائیوں اور عیسائیوں کے پادریوں کا اعتراف ہے۔ گو وہ اس حقیقت کو مختلف پردوں میں چھپا کر بیان کرتے ہیں اور صریح الفاظ میں یہ نہیں کہتے۔ کہ "عیسائیت ناکام ہو گئی ہے۔" بلکہ اس طرح کہیں گے کہ اگر ناکامی سے مراد یوں ہے۔ تو واقعی چرچ ناکام ہے۔ لیکن ..... اور پھر اس "لیکن" کے پردہ میں اصل حقیقت کو چھپانے کی کوشش کریں گے۔ لیکن حقیقت، حقیقت بین نگاہ سے چھپ نہیں سکتی۔ خود ان کے بیانات اس امر واقعہ کی غمازی کر رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے ریورنڈ ایف - بی - ایشبی کا بیان جو اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" میں شائع ہوا۔ لکھتے ہیں:۔ "اس آسان بیان کو دوہرانا کہ "عیسائیت ناکام ہو گئی ہے۔ بہت سہل نظر آتا ہے۔ لیکن کوئی یہ نہیں پوچھتا کہ اگر یہ بات صحیح ہے۔ تو عیسائیت ناکام کیوں ہو گئی ہے۔ جو لوگ یہ کہتے پھرتے ہیں۔ وہ کبھی یہ بھی نہیں پوچھتے۔ کہ خود ان کی کس قدر ذمہ واری اس مزعومہ ناکامی میں ہے۔ ان لوگوں سے فوراً یہ سوال کرنا چاہیئے۔ کہ "ناکام ہو گئی ہے" سے ان کا کیا مطلب "ہے۔

اب یہ سیدھی سادی بات ہے۔ کہ ناکام ہو گئی ہے سے مراد یہ ہے۔ کہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوئی۔ اور بس۔ بھلا اس میں تاویل و تصریح کی گنجائش کہاں ہے۔

**(۲)**

آگے چل کر ریورنڈ ایشبی بیان کرتے ہیں:۔ "دراصل ان لوگوں کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ عیسائی چرچ اس امر میں ناکام رہا ہے۔ کہ "لوگوں کے حصہ کثیر کو عیسائی طرز زندگی کو قبول کرنے کی طرف مائل کر سکے یہ بلاشبہ درست ہے" یہ ہے کھلا اعتراف عیسائیت کی ناکامی کا۔ پادری صاحب اپنے دل کو خوش کرنے کے لئے لکھتے ہیں:۔ "یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس ملک میں دس فی صدی سے زائد لوگ عیسائی قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ اگر عیسائیوں سے مراد ہم وہ لوگ لیں۔ جو اپنی زندگیوں کے ہر شعبہ میں یسوع مسیح کی حکومت تسلیم کریں"۔

**(۳)**

ریورنڈ ایشبی نے اس ناکامی کی ایک اور توجیہہ کی ہے۔ لکھتے ہیں:۔

بالفاظ دیگر عیسائی چرچ انہی معنوں میں ناکام ہوا ہے۔ جن معنوں میں ہمارا خداوند (مسیح) ناکام ہوا تھا۔ جب وہ زمین پر تھا۔ تو اکثریت نے اسے اور اس کے پیغام کو رد کیا۔ اور صرف ایک اقلیت نے اسے حق پر سمجھا۔ اور اس کی اتباع کی"۔ پھر لکھا:۔ "یہ ایک سادہ حقیقت ہے۔ کہ بہت سے لوگوں کے لئے عیسائیت ایسا مذہب ہے۔ کہ جس پر وہ عمل نہیں کر سکتے۔ اسے سخت اور مشکل پا کر چھوڑ دیتے ہیں۔ جس طرح کہ ہمارے خداوند کے دنوں میں بہت سے لوگوں نے مسیح کے کلمات کو مشکل پا کر چھوڑ دیا۔ عیسائیت ہمیشہ ہی ایک مشکل مذہب رہے گی۔ کیونکہ دنیا میں یہ ایک ہی ایسا مذہب ہے۔ جس کا آخری منتہا اعلیٰ اخلاق کا حصول ہے۔ ......... جب تک چرچ اس حقیقت کو ظاہر کرتا رہے گا اور مسیح کے ذاتی اخلاق کو بطور انسانی اخلاق کے معیار کے پیش کرتا رہے گا۔ اس وقت تک ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ ناکام ہو گیا ہے۔ یہ تبھی ناکام ہو گا۔ جب یہ مقبولیت حاصل کرنے کے لئے اپنا معیار گرا دے۔ اور لوگوں کو اجازت دے دے۔ کہ وہ "کسی یسوع مسیح" کی اتباع کر سکیں۔ اور پھر جن شرائط پر وہ خود مناسب خیال کریں۔ یہ فی الواقعہ ناکامی ہو گی۔ اگر کوئی چیز ناکام ہوئی ہے۔ تو وہ چرچ نہیں بلکہ لوگ ہیں۔ کیونکہ اس سے بڑھ کر ان کی ناکامی اور کیا متصور ہو سکتی ہے۔ کہ لوگ باوجود یہ اقرار کرنے کے کہ مسیح نے جو کہا سچ کہا۔ اور اس کا طریق زندگی ہی بہترین تھا۔ پھر بھی اس چیز پر عمل نہ کریں۔ جسے وہ دلوں میں صحیح مانتے ہیں"۔ (۱۲ راگست)

**(۴)**

لیکن پادری ایشبی کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ان کے نظریہ کے مطابق بھی فی الواقعہ عیسائی چرچ ناکام ہو چکا ہے۔ کیونکہ لوگ اب جس یسوع مسیح کی چاہیں پیروی کرتے ہیں۔ ہر ملک اور ہر قوم نے الگ تعریف عیسائیت کی قائم کر لی ہے۔ اور وہ اپنے دستور کو ہی "عیسائی تہذیب" قرار دیتے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ یہ سب عیسائی تہذیبیں، ایک دوسرے سے ٹکراتی اور بسا اوقات جنگوں کا باعث بنتی ہیں۔ پھر یہ کہنا کہ مسیح کی زندگی انسانی اخلاق کا اعلیٰ نمونہ تھی۔ یہ بھی ایک مغالطہ ہے۔ کیونکہ وہ تو کامل نمونہ نہ تھا۔ اسے خود اعتراف ہے۔ کہ اس نے کبھی بھی اپنے آپ کو کامل نمونہ کے طور پر پیش نہ کیا۔ لوگ اس تعلیم پر عمل اس لئے نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ عمل کر ہی نہیں سکتے۔ ان کا کوئی قصور نہیں تعلیم کا کوئی قصور نہیں۔ کیونکہ یہ تعلیم اس زمانہ کے لئے تو ہے ہی نہیں۔ ایک مردہ جو صدیوں سے مدفون ہو گیا ہو۔ اسے زندہ کرنے کی کوشش کرنا ایک عبث فعل ہے۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حقیقی زندگی عطا کرنے کے لئے مسیح علیہ السلام کی بعثت ثانیہ کا وعدہ پورا فرمایا ہے۔ اور وہ ایک دائمی قانون اور کامل صداقت کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اس زمانہ میں مبعوث کی گئی ہے۔

**(۵)**

ریورنڈ ایشبی نے ایک اور مضمون میں دنیائے سائنس کی حیرت انگیز ترقی پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ لکھتے ہیں:۔ "جوں جوں انسانی ذہن ایجادات میں ترقی کرتا جا رہا ہے۔ اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی عظمت کم ہوتی جا رہی ہے وہ اپنی طاقتوں پر زیادہ بھروسہ رکھتا ہے۔ بہ نسبت خدا کی طاقتوں پر"۔ پھر لکھا:۔ "بائیبل جو اب ایک حد درجہ متروک کتاب ہو گئی ہے۔ اپنے اندر اس زمانہ کی بہت سی عقل کی باتیں رکھتی ہے۔" (ڈیلی ٹیلیگراف ۷ ستمبر)

سچ ہے۔ بائیبل کے خدا سے انسان یقیناً زیادہ طاقتور ہے۔ ایک بیچارہ اور کمزور خدا جو ادنیٰ ضروریات کے لئے دوسروں کا محتاج ہو۔ اور وہ مذہب جو خدا کو اس ادنےٰ درجہ پر پیش کرے۔ کس طرح دنیا کی راہنمائی کر سکتا ہے۔ زمانہ کی ایجادیں عیسائیت سے تو لوگوں کو ضرور بدظن کر دیں گی۔ لیکن یہ انہیں نہ سچے خدا سے اور نہ سچے مذہب سے دور کر سکتی ہیں۔ عیسائیت کو خطرہ ہے اور بجا خطرہ ہے۔ لیکن اسلام کو ان سے کوئی خطرہ نہیں۔ بلکہ خوشی ہے۔ کہ ان ایجادات کے ذریعہ قرآنی صداقتیں پوری ہو رہی ہیں۔

# پنجاب یونیورسٹی کی توجہ کے لئے دو ضروری باتیں

(از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

اوّل۔ امسال السنۂ شرقیہ کے امتحانات کے نتائج قریباً ساڑھے تین ماہ بعد شائع ہوئے ہیں جس سے ایک طرف امتحان دینے والوں کو نتیجہ کے متعلق پریشانی رہی۔ دوسری طرف آئندہ امتحانات کی تیاری کے بارے میں کوئی قطعی فیصلہ نہ کر سکے۔ اس لئے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں۔ کہ جس طرح میٹرک وغیرہ کے نتیجہ کے لئے تاریخ مقرر ہوا کرتی ہے۔ اور ہر امیدوار جانتا ہے۔ کہ بجز غیر معمولی حالات کے اس تاریخ کو نتیجہ شائع ہو جائیگا۔ اسی طرح یونیورسٹی مولوی فاضل۔ منشی فاضل اور دوسرے شرقی علوم کے امتحانات کے نتائج کے شائع کرنے کے لئے امتحان کے وقت ہی تاریخ مقرر کر دیا کرے۔ اور سوائے انتہائی مجبوری کے اسی تاریخ کو نتیجہ شائع کر دیا کرے۔ اس سے پریشانی سے بچنے کے علاوہ طلباء کا وقت بھی ضائع ہونے سے بچ جائیگا۔

دوم۔ بالعموم السنۂ شرقیہ کے امتحانات وسط مئی میں ہوتے ہیں جب گرمی زوروں پر ہوتی

# جناب مولوی محمد علی صاحب پہلے اپنے تبدیل مذہب کا جواز ثابت کریں

از مکرم دوست محمد خانصاحب حجامہ ڈیرہ غازیخاں

ذیل میں درج شدہ مضمون کے اس حصہ سے تو ہمیں اتفاق نہیں کہ نبوت کا مسئلہ مابہ النزاع نہیں۔ مگر اس امر سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ ابتداء میں پیغامیوں کی طرف سے خلافت کا ہی جھگڑا شروع ہوا تھا۔ گو بعد میں غیر احمدیوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے مسئلہ نبوت اور کفر و اسلام وغیرہ کی طرح ڈال دی۔ (ایڈیٹر)

جناب مولوی محمد علی صاحب نے پیغام صلح مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۴۶ء میں موٹی قلم سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں اس موضوع پر بحث یا مباہلہ کرنے کا چیلنج دیا ہے کہ "کیا حضرت مسیح موعودؑ نے ۱۹۰۱ء میں اپنا عقیدہ اپنی نبوت یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم کرنے کے متعلق بدل لیا تھا" اور شکوہ لکھا ہے کہ ساری جماعت قادیان اور اس کے پیشوا اتیس سال اس کے جواب سے خاموش ہیں۔

جواباً عرض ہے کہ مجھے مسئلہ نبوت کے متعلق کوئی دلچسپی نہیں۔ اور میں نے کبھی اس نزاع میں حصہ نہیں لیا۔ اس کی دو وجوہ ہیں۔ اول یہ کہ حضرت مسیح موعود نے نزاع نبوت کو ایک لفظی نزاع قرار دیا ہے۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۱۸۰ وحقیقۃ الوحی ص ۲۱)

دوم یہ کہ جماعت احمدیہ کے اندرونی اختلاف کا صحیح مابہ النزاع مسئلہ نبوت نہیں۔ مسئلہ خلافت ہے۔ لاہوری جماعت کی یہ عیاری ہے کہ اس نے اس اصل مابہ النزاع میں اپنی کمزوری کو چھپانے اور غیر احمدیوں کی طرح جماعت قادیان کے خلاف جھوٹا جوش اور نفرت پھیلانے کی نیت سے جماعت قادیان کو ایک غیر متعلقہ بحث میں الجھا دیا ہے۔ اور جماعت قادیان نے بھی فریب خوردگی سے اسی پھڈے میں اپنی ٹانگ پھنسا دی ہے اور اپنے حریف کو کامیابی سے کھسک جانے کا موقع دیا ہے۔ جناب من! مسئلہ خلافت ہی درحقیقت ایک اہم مسئلہ ہے۔ جو جماعت کی وحدت اتحاد۔ یکجہتی و تنظیم اور روحانی تربیت سے تعلق رکھتا ہے۔ دیانتداری اور صفائے مسئلہ کا تقاضا یہ ہے۔ کہ امور متنازعہ کی بحث کو صحیح لائن پر چلاتے ہوئے سب سے پہلے اس موضوع پر بحث مابین فریقین ہونا چاہیے اور بحث میں امور تنقیح یہ ہونی چاہئیں۔

(۱) کیا یہ صحیح ہے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے بوقت وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت صاحب کا جنازہ پڑھنے سے قبل تقرر خلیفہ ضروری سمجھا تھا۔ اور مامور کی بیعت کے بعد غیر مامور خلیفہ اول رضؓ کے ہاتھ پر خود بیعت کی تھی۔ اور بیرونجات کی جماعتوں کو بلا کر بھی غیر مامور کی بیعت کرائی تھی۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو بحیثیت مسیح موعود اپنا واجب الاطاعت امام تسلیم کیا تھا۔

(۲) کیا یہ صحیح ہے کہ بوقت وفات حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ اسی منصب کا خلیفہ جو تنقیح نمبر ۱ میں درج ہے انتخاب کرنے اور اس کی بیعت و اطاعت کرنے کی حمایت نہیں کی بلکہ مخالفت کی۔ حضرت محمود ایدہ اللہ اور دوسرے ان کے خیال میں اگر مناسب نہ تھے تو کوئی اور خلیفہ ہم منصب خلیفہ اولؓ اپنے ہم خیال و ہم عقیدہ حلقہ سے منتخب کیا ہوتا۔

اگر پہلی دو تنقیحات بصورت اثبات ثابت ہوں تو جناب مولوی محمد علی صاحب اپنے اس تبدیل مذہب کا جواز اور فوائد ثابت کریں۔

میں جناب مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ براہ مہربانی پہلے اس موضوع پر بحث ہو جائے۔ مسئلہ نبوت سے بھی بحث سے گریز نہیں مگر یہ مبحث ایک سکنڈری درجہ کا ہے جسے بعد میں اپنے وقت پر زیر بحث لایا جا سکتا ہے۔ میں بزرگان جماعت ہائے احمدیہ قادیان سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ اس موضوع پر فیصلہ کن بحث سے پہلے ہرگز ہرگز مولوی محمد علی صاحب کے چیلنج کو منظور نہ کیا جائے۔ بزرگان لاہوری جماعت خواہ اس تقدیم و تاخیر کو ہماری کمزوری

# موجودہ وید یقیناً محرّف مبدّل ہیں

از مکرم ملک فضل حسین صاحب قادیان

(۳)

ویدوں کے موجودہ مطبوعہ نسخوں کے باہمی اختلاف کے چند نمونے قارئین کرام کے پیش کئے جاتے ہیں۔

پنڈت جے دیو ودیا النکار مفسر وید رقمطراز ہیں کہ

"اس وقت جو رگوید کے نسخے مروج ہیں ان میں سے ایک بمبئی میں چھپا ہے دوسرا میکس مولر کے ذریعہ مدوّن ہوا ہے۔ ان دونوں کے سوکتوں (نظموں) کی ترتیب میں اختلاف ہے۔"

اس سے آگے لکھتے ہیں کہ:-

"پنڈت مہیش چند ودیا رتن کے قول کے مطابق بمبئی والا نسخہ اشولائن شاکھا ہے اور میکس مولر والا واشکل شاکھا ہے۔" (دیباچہ تفسیر رگوید جلد ۱ ص ۲۵)

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ زمانہ قدیم میں رگوید کے جو مختلف نسخے تھے انہی کی بناء پر مطبوعہ نسخے بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اور ان مطبوعہ نسخوں میں صرف سوکتوں یعنی نظموں کی ترتیب میں ہی فرق نہیں بلکہ خود نظموں اور شعروں میں کمی بیشی بھی ہے۔ جیسا کہ ذیل کے حوالہ سے ظاہر ہے

آریہ سماجی پنڈت شیو شنکر کاویہ تیرتھ لکھتے ہیں کہ:- "سائن آچاریہ کی تفسیر رگوید مطبوعہ جرمن میں بالکھیلہ کے گیارہ سوکت نہیں چھپے۔ حالانکہ وہ دوسرے سبھی بھاشیوں میں موجود ہیں۔"

لکھا ہے۔ بالکھیلہ رشیوں کے بنائے ہوئے گیارہ سوکت یعنی نظمیں رگوید کے بعض بھاشیوں میں موجود ہیں۔ اور مطبوعہ جرمن رگوید بھاش میں نہیں ہیں۔ اور یہ نسخوں کا باہمی اختلاف ہی اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ موجودہ وید محرف مبدل ہیں۔ یہ گیارہ سوکت جن میں قریباً سو سوا سو منتر ہیں۔ کوئی معمولی فرق نہیں بہت بڑا فرق ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ ایسے ایسے بیّن اختلافوں کے ہوتے ہوئے آریہ سماج یہ دعویٰ کس طرح کر سکتی ہے کہ وید کے موجودہ نسخوں میں قطعاً کوئی اختلاف نہیں ہے۔

یہ تو رگوید کا حال تھا اب ذرا یجروید کے متعلق بھی سن لیجئے۔

(ایڈیٹر رسالہ گنگا بھاگل پور بہار) یجروید کے متعلق لکھتے ہیں کہ "شکل یجروید میں ۴۰ ادھیائے (باب) اور ۱۹۷۵ منتر ہیں (دیگر مصنف کتاب) چرن ویوہ کے نزدیک ۱۸۰۰ منتر ہیں۔ اور رسی وی دتھید کی گنتی سے ۱۹۰۰ منتر ہیں"

(وفٹ نوٹ رسالہ گنگا وید نمبر ص ۶۴)

مختلف آدمیوں نے مختلف نسخوں کے منتروں کی مختلف اوقات میں جو گنتی کی ہے وہ باہم دیگر مختلف ہے۔ اور اس گنتی کا مختلف ہونا ہی اس بات کی محکم دلیل ہے کہ وید کے نسخے باہم مطابق نہیں ہیں۔ اب سناتن دھرمی اور آریوں کے چھپوائے ہوئے نسخوں میں سے بھی نمونۃً ایک مثال ملاحظہ فرمائیے۔

یجروید مطبوعہ بمبئی جو سناتن دھرمیوں نے چھپوایا ہے۔ اس کے ادھیائے ۲۵ کا منتر ۴۸ یہ ہے

"سرنہ بودھی شرودھی ہنو مر و شیا تو انگھا شتا سمس مات"

لیکن یجروید کا جو نسخہ آریوں نے اجمیر میں چھپایا ہے۔ اس میں یہ عبارت قطعاً مفقود ہے

یجروید کے متعلق اور بھی بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ مگر چونکہ گنجائش نہیں۔ اس لئے ایک ہندو فاضل کی اسی یجروید کے متعلق تحقیقات نقل کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

پنڈت مہیش چندر پرشاد بی اے لکھتے ہیں کہ:-

"واجسنی شکل یجروید بالکل نئی طرز پر ہے۔ اس میں وید اور براہمن حصے الگ الگ پائے جاتے ہیں اس میں چالیس ادھیائے ہیں۔ مگر لوگوں کا دستور اس سے کہ ان میں ۱۸-۱۹ اصل ہیں۔ باقی بعد میں ملائے گئے

گئے ہیں" (سنسکرت ساہتیہ کا اتہاس جلد دوم صـ۱۶)

رگوید کے متعلق اور بھی بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ مگر فی الحال یہی کافی ہے۔ ہاں آخر میں ایک اور ہندو فاضل محقق کی ایک عالمانہ و محققانہ رائے بھی رگ وید کے متعلق مطالعہ فرماویں۔

رائے بہادر لالہ جے جانی داس ایم۔ اے سابق منسٹر مال جموں و کشمیر رگوید کے مختلف نسخوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"اسولائن شاکھا والے اا بالکھلیہ کے سوکتوں کو رگوید میں استعمال کرتے ہیں اور شانکھائنوں میں وہ اا سوکت سارے نہیں لیتے۔ کچھ منتر چھوڑ دیتے ہیں ......... شاکل اور دوسری شاکھاؤں (نسخوں) میں بھی اتنا فرق ہے۔ کہ دوسری شاکلوں کی شاکھا (نسخہ) میں ۸ سوکت زیادہ ہیں۔ اور پہلے منڈل کے کچھ سوکت آگے پیچھے ہیں:۔" (سنسکرت و دیا کا اتہاس صـ۲۱)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

## ضروری اطلاع برائے آگاہی عام

{ملک محی الدین خاں صاحب}

مرحوم آف کاٹھگڑھ کی وصیت کے مطابق اُن کی ساری جائیداد میں صدر انجمن احمدیہ قادیان حصہ دار ہے۔ اس لئے اُن کی جائیداد کا کوئی حصہ نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے علم اور اجازت کے بغیر کوئی صاحب خرید نہ فرماویں۔ ورنہ نتیجہ کے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ چاہے وہ جائیداد بصورت مکانات یکجی ہو۔ اور چاہے قطعی اراضی ہو چاہے قادیان میں ہو اور چاہے کسی جگہ باہر

**اعلان ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان**

# ایک نیک مشورہ

جب بھی آپ کو بجلی کی وائرنگ پنکھوں موٹروں اور ٹیوب ویل کی مرمت یا بجلی کا کسی اور نوعیت کا کام درپیش ہو آپ مکینکل انڈسٹریز لمیٹڈ کے ماہرین فن کاریگروں کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ اس میں ہماری نسبت آپ کا اپنا فائدہ زیادہ ہے

**منیجر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ**

## جناب چوہدری محمد انور حسین خاں صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل

تحریر فرماتے ہیں۔ مجھے کثرت کار کی وجہ سے بہت جلد تکان اور سستی محسوس ہونے لگتی تھی۔ اور کام کرنا دوبھر معلوم ہوتا تھا۔ آپ کی سونے کی گولیاں استعمال کرنے سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ اور یہ شکایات یکسر دور ہو گئی ہیں ایک ماہ کا کورس ارسال فرما دیں:۔

{ایک روپیہ کی چار گولیاں ایک ماہ کا کورس مبلغ چودہ روپے} **طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان**

# شباکن و شفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں شباکن پسینہ لاکر بخار اُتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے اعصاب کو طاقت بخشتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بد اثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دیجئے۔ تو انکو لوٹنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ بخار نہایت سخت ہوتے ہیں۔ اور ٹوٹنے میں نہیں آتے کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور اعصاب کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچتا ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔

قیمت:۔ یکصد قرص شباکن ۸/ اور پچاس قرص ۴/ ۔ شفائی درجن ۸/ علاوہ محصولڈاک:۔

ملنے کا پتہ

**دواخانہ خدمت خلق قادیان**

# اعلان دربارہ علیحدگی مختار عام

میری جائداد سکنی و زرعی تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ میں واقع ہے جس کے متعلق بوجہ عورت ذات اور پردہ نشین ہونے کے مقدمات میں پیروی اور دیگر امور خرید و فروخت وغیرہا کے لئے میں نے اپنی جانب سے محمد احمد خان ولد عبد الرحیم خان قوم سواتی خان خیل سکنہ جھاری پسر خود کو بذریعہ مختار نامہ عام مورخہ ۷ اپریل رجسٹری شدہ مختار مقرر کیا تھا۔ اب بذریعہ اعلان ہذا مختار مذکور کو مختاری عام سے علیحدہ کرتی ہوں۔ اس علیحدگی کو انہوں نے خود بھی تحریراً تسلیم کر لیا ہوا ہے

**مسماۃ امۃ الرحمٰن بیوہ عبد الرحیم خان بذاتہ و نیز ولیہ مسماۃ نسیم جان**

نابالغہ دختر خود قوم سواتی خان خیل ساکن جھاری تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ
(قادیان۔ محلہ دار الانوار ضلع گورداسپور)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

## اعلان

شیخ فضل خالق صاحب مرحوم کے ورثاء سے سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ۲/۳ حصہ انکی افتادہ اراضی سے خرید کر چکی ہیں ۱/۳ حصہ کالان کی بیوہ سے سودا ہو رہا ہے لیکن اگر کوئی صاحب سودے پر سود اکرینگے تو اراضی مذکورہ بالا کو بذریعہ حق شفعہ حاصل کر لیا جائیگا۔ اس ارضی میں کھیت اور رستوں کا اشتراک ہے۔ مینیجر چوہدری حاکم دین مختار عام سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۸ ستمبر برطانوی حکومت نے سر ٹیرنس شون کو ہندوستان کے لئے برطانوی ہائی کمشنر مقرر کیا ہے۔ آپ اس وقت بیروت میں برطانوی سفیر ہیں برطانیہ کے سیاسی حلقے اس تقرر کو ہندوستان اور برطانیہ کی تاریخ کا ایک اہم واقعہ قرار دے رہے ہیں۔

کلکتہ ۱۸ ستمبر آج بنگال کی وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک بنگال لیجسلیٹو کونسل میں نامنظور ہو گئی۔ تحریک کے خلاف ۲۹ اور تحریک کے حق میں ۱۷ ووٹ ڈالے گئے۔ یورپین گروپ غیر جانبدار رہا۔ کانگرسی ممبروں کے الزام کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا ملک کے فرقہ وارانہ فسادات کی ذمہ داری وزارتی مشن پر عاید ہوتی ہے جس نے ملک کے مختلف طبقات میں فرقہ وارانہ جذبات کو بھڑکا دیا

لاہور ۱۸ ستمبر پنجاب مسلم لیگ کو لاہور سے ایک انگریزی اخبار جاری کرنے کی اجازت مل گئی ہے یہ اخبار اکتوبر کے آخری ہفتہ تک شائع ہوگا۔

مدراس ۱۸ ستمبر مدراس کی پراونشل مسلم مجلس کی طرف سے کانگرسی زعما کو تار بھیجے گئے ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ لیگ کانگرس مفاہمت کے لئے نیشنلسٹ مسلمان اپنی قربانی پیش کرنے کو تیار ہیں۔

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ خیال کیا جاتا ہے کہ فلسطین کے یہودی ایک دو دن تک لنڈن کی فلسطینی کانفرنس میں شریک ہونے کا فیصلہ کریں گے۔

نئی دہلی ۱۹ ستمبر۔ آج نئی عبوری حکومت کے ممبروں کا اجلاس وائسرائے ہند کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ویول جناح ملاقات کے متعلق غور کیا گیا۔ امید ہے کہ جمعہ کو پھر اجلاس ہوگا۔ جبکہ وائسرائے اور مسٹر جناح کے درمیان دوبارہ ملاقات ہو چکی ہو گی۔ اس وقت تک کوئی نہ کوئی نتیجہ برآمد ہو جائے گا۔ سرکاری حلقے اس سلسلے میں کافی پر امید ہیں۔

لاہور ۱۹ ستمبر۔ حکومت ہند کی تحریک پر پنجاب کی طرف سے گذشتہ چار دنوں میں ساڑھے تین ہزار ٹن سے زیادہ چاول ریاست ٹراونکور کو بھیجا گیا ہے

نئی دہلی ۱۸ ستمبر۔ ۱۰½ کروڑ روپے کی لاگت سے ساڑھے تین لاکھ ٹن سالانہ مصنوعی کھاد تیار کرنے کے لئے صوبہ بہار میں ایک کارخانہ جاری کیا جا رہا ہے اس کے لئے ساڑھے تین کروڑ روپے کی ضروری مشینری بیرونی ممالک سے منگوائی جا رہی ہے۔

قاہرہ ۱۸ ستمبر۔ وزارت دفاع نے ایک سکیم مرتب کی ہے جس کے مطابق مصری فوج کو جدید ترین اصولوں کے مطابق منظم کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں ایک کروڑ پونڈ کے خرچ کا اندازہ ہے

بمبئی ۱۹ ستمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں سے شہر میں قریب قریب امن ہے۔ صرف لوٹنے کی ایک معمولی واردات ہوئی۔ البتہ جن علاقوں میں فساد کا زور رہا ہے وہاں ابھی تک کاروبار رکا ہے۔ اور ٹریفک رکی ہوئی ہے۔ صورت حالات کا جائزہ لینے کے لئے صوبہ کے ہوم منسٹر پونا سے بمبئی آئے ہوئے ہیں

کراچی ۱۹ ستمبر۔ صوبائی اسمبلی کے انتخابات کی تیاریاں زور شور سے جاری ہیں۔ مسلم لیگی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ سندھ پراونشل مسلم لیگ کے صدر سیٹھ یوسف عبد اللہ ہارون مسٹر جی۔ ایم سید کے مقابلہ میں کھڑے ہوں گے۔ اور غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم سندھ۔ کے سابق وزیر اعظم مسٹر اللہ بخش کے لڑکے رحیم بخش کا مقابلہ کریں گے سندھ کی کانگرس کمیٹی نے انہی لوگوں کو کانگرس کا ٹکٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے جو گذشتہ اسمبلی کے ممبر ہیں

کراچی ۱۹ ستمبر مسلم لیگ کی کمیٹی آف ایکشن نے تمام صوبوں میں ڈائرکٹ ایکشن کمیٹیاں قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے

بنارس ۱۹ ستمبر۔ بنارس کے پاس دریائے گنگا میں طغیانی آ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے بعض گاؤں خطرہ میں ہیں۔ دو تین دن سے اس علاقہ میں متواتر بارش ہو رہی ہے۔

نئی دہلی ۱۹ ستمبر۔ آج سردار بلدیو سنگھ ڈیفنس منسٹر نے اپنے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔ ڈیفنس ہیڈ کوارٹرز میں جانے پر کمانڈر انچیف نے آپ کا خیر مقدم کیا

نئی دہلی ۱۹ ستمبر وائسرائے ہند کے ساتھ مسٹر محمد علی جناح کی دوسری متوقع ملاقات کے متعلق ابھی کوئی مزید اطلاع نہیں ملی۔ آج مسٹر جناح نے کمیٹی آف ایکشن کے اجلاس میں شرکت کی۔ کمیٹی آف ایکشن نے بنگال کے وزیر اعظم کے برادر اکبر مسٹر حسین شہید سہروردی کی وفات پر اظہار افسوس کی قرارداد پاس کی۔

کلکتہ ۱۹ ستمبر آج دوپہر بنگال اسمبلی کے اجلاس میں کانگرس کی طرف سے وزارت بنگال کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش ہوئی۔ اور اس پر بحث ہوتی رہی۔ کل اس تحریک کے متعلق آراء شماری ہو گی

الہ آباد ۱۹ ستمبر شہر میں چھرا گھونپنے کی ایک واردات ہوئی۔ اس سلسلے میں پولیس نے چالیس اشخاص گرفتار کر لئے ہیں

نئی دہلی ۱۹ ستمبر۔ حکومت ہند کے کامرس ممبر سی۔ ایچ بھابا نے ٹریڈ کمیٹی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کی تجارتی پالیسی کی وضاحت کی۔ آپ نے کہا۔ ہماری تجارتی پالیسی دو باتوں پر مشتمل ہو گی۔ ایک یہ کہ ہندوستانی اشیاء غیر ممالک خصوصاً ایشیائی ملکوں میں زیادہ سے زیادہ فروخت ہو سکیں اور دوسری یہ کہ محصول کے ذریعے کنٹرول کرنے کے علاوہ دیگر طریقوں سے بھی غیر

## مکرم بشیر احمد صاحب آزاد دلوہراں
### ضلع ملتان

تحریر فرماتے ہیں:-

میرے ایک دوست کو آنکھوں کی سرخی اور آشوب کی وجہ سے بہت تکلیف رہتی تھی میں نے سرمہ مبارک کی شیشی جو میرے پاس موجود تھی انہیں دی۔ چند دنوں کے بعد وہ خوشی خوشی میرے پاس تشریف لائے میں نے دیکھا کہ ان کی آنکھیں بالکل صاف تھیں۔ اور کسی قسم کی تکلیف باقی نہ تھی۔ واقعی یہ ایک بے نظیر اور بے حد مفید سرمہ ہے۔ براہ مہربانی دو تولہ سرمہ مبارک بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں۔ والسلام بشیر احمد آزاد

سرمہ مبارک فی تولہ دو روپے ۸ آنے

دیگر ادویہ معمولات مطب حضرت خلیفۃ المسیح اول ؓ ھندلین:۔ خون پیدا کرنے اور خون صاف کرنے کی دوا یکصد قرص دو روپیہ۔ اکسیر جگر:۔ جگر بڑھ گیا ہو۔ رنگ زرد ہو گیا ہو قبض ہو دوا ونس دو روپیہ۔ قرص جواہر:۔ برائے طاقت کے لئے یکصد قرص ۵ روپے

دواخانہ نور الدین قادیان